احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 15- جولائی 1999ء - .... 1420 ہجری - 15 وفا 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 158

تقویٰ کا اجر

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا-

جب کوئی بندہ اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرے اور اپنے آقا کی اطاعت کرے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے-

(صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب واذکر فی الکتاب مریم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مدار نجات صرف یہی امر ہے کہ سچا تقویٰ اور خدا کی خوشنودی اور خالق کی عبادت کا حق ادا کیا جاوے۔ الہامات و مکاشفات کی خواہش کرنا کمزوری ہے۔ مرنے کے وقت جو چیز انسان کو لذّت دِہ ہو گی وہ صرف خداتعالیٰ کی محبت اور اس سے صفائی معاملہ اور آگے بھیجے ہوئے اعمال ہوں گے جو ایمان صادق اور ذاتی محبت سے صادر ہوئے ہوں گے۔ (-) اصل میں جو عاشق ہوتا ہے۔ آخر کار ترقی کرتے کرتے وہ معشوق بن جاتا ہے کیونکہ جب کوئی کسی سے محبت کرتا ہے تو اس کی توجہ بھی اس کی طرف پھرتی ہے اور آخر کار ہوتے ہوتے کشش سے وہ اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور عاشق معشوق کا معشوق بن جاتا ہے۔ جب جسمانی اور مجازی عشق و محبت کا یہ حال ہے کہ ایک معشوق اپنے عاشق کا عاشق بن جاتا ہے تو کیا روحانی رنگ میں جو اس سے زیادہ کامل ہے ایسا ممکن نہیں کہ جو خدا سے محبت کرنے والا ہو آخر کار خدا اس سے محبت کرنے لگے اور وہ خدا کا محبوب بن جاوے؟ مجازی معشوقوں میں تو ممکن ہے کہ معشوق کو اپنے عاشق کی محبت کا پتہ نہ لگے مگر وہ خداتعالیٰ علیم بذات الصدور ہے۔ اس سے انسان مظہر کراماتِ الٰہی اور موردِ عنایاتِ ایزدی ہو جاتا ہے اور خداتعالیٰ کی چادر میں مخفی ہو جاتا ہے۔ ان مکاشفات اور رؤیاء اور الہامات کی طرف سے توجہ پھیر لو اور ان امور کی طرف تم خود بخود جرأت کرکے درخواست نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ جلد بازی کرنے والے ٹھہرو۔ اکثر لوگ میرے پاس آتے ہیں کہ ہمیں کوئی ایسا ورد وظیفہ بتا دو کہ جس سے ہمیں الہامات اور مکاشفات ہونے شروع جاویں، مگر میں ان کو کہتا ہوں کہ ایسا کرنے سے انسان مشرک بن جاتا ہے۔ شرک یہی نہیں کہ بتوں کی پُوجا کی جاوے بلکہ سخت شرک اور بڑا مشکل مرحلہ تو نفس کے بُت کو توڑنا ہوتا ہے۔ تم ذاتی محبت خریدو اور اپنے اندر وہ قلق وہ سوزش وہ گداز وہ رقّت پیدا کرو جو ایک عاشق صادق کے اندر ہوتی ہے۔ دیکھو کمزور ایمان جو طمع یا خوف کے سہارے پر کھڑا ہو وہ کام نہیں آتا۔ بہشت کی طمع یا دوزخ کا خوف وغیرہ امور پر اپنے ایمان کا تکیہ نہ لگاؤ۔ بھلا کبھی کسی نے کوئی عاشق دیکھا ہے کہ وہ معشوق سے کہتا ہو کہ میں تو تجھ پر اس واسطے عاشق ہوں کہ تو مجھے اتنا روپیہ یا فلاں شئے دیدے۔ ہرگز نہیں۔ دیکھو ایسی طبعی محبت پیدا کرلو جیسے ایک ماں کو اپنے بچہ سے ہوتی ہے۔ ماں کو نہیں معلوم ہوتا کہ وہ کیوں بچہ سے محبت کرتی ہے۔ اس میں ایک طبعی کشش اور ذاتی محبت ہوتی ہے۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 135)

موسم برسات کی شجرکاری کے لئے ضروری ہدایات

○ موسم برسات کی آمد آمد ہے۔ ربوہ کے ماحول کو سرسبز و شاداب بنانے کے لئے اہالیان ربوہ اپنی مدد آپ کے تحت ہر سال ہزاروں کی تعداد میں پودے لگاتے ہیں۔ موسم برسات کی شجرکاری کی تیاری کرتے ہوئے مندرجہ ہدایات کو مدنظر رکھیں۔

1- چونکہ ربوہ کی زمین گرم خشک ہے اس لئے اگر ابھی سے پودے لگانے کے لئے گڑھے کھود لئے جائیں تو زمین کو ٹھنڈی ہونے کے لئے کافی وقت مل جائے گا۔ یاد رہے کہ پودے کی مناسبت سے گڑھا (بڑا یا چھوٹا) کھود لیں لیکن اسے کھلا چھوڑ کر دوبارہ اس وقت بھریں جب آپ پودہ لگا رہے ہوں۔

2- پودے کا انتخاب آپ نے اپنی مرضی سے کرنا ہے لیکن

(i) خیال رہے کہ جہاں آپ پودہ لگانے چاہتے ہیں وہاں اوپر بجلی کے تار تو نہیں اگر اوپر بجلی کے تار ہوں تو بڑے قد والے پودے نہ لگائیں چھوٹے قد والے کنیر، گلہڑ وغیرہ لگائیں۔

(ii) جہاں جگہ کھلی ہے اور بجلی کے تار بھی نہیں ہیں وہاں آپ نیم۔ ارجن، سفیدہ، جامن، مولسری، ایلسٹونیا، بکائن وغیرہ لگائیں۔

باقی صفحہ 7 پر

ربوہ میں بجلی کی رو میں بار بار تعطل

○ ربوہ: 13- جولائی۔ ربوہ کے شہری بجلی کی رو میں بار بار کے تعطل سے سخت پریشان ہیں۔ گذشتہ چند دنوں سے یہ سلسلہ جاری ہے کہ ایک دن میں کئی بار بغیر پیشگی اطلاع کے بجلی بند ہو جاتی ہے۔ دوپہر کی سخت گرمی میں، رات کو غرضیکہ بجلی کی بندش کا کوئی ٹائم مقرر نہیں۔ گرمی اور حبس کے موسم میں بجلی کی بندش سخت تکلیف کا موجب بن جاتی ہے۔ اہل ربوہ نے محکمہ بجلی کے ارباب اختیار سے صورت حال کی اصلاح کا مطالبہ کیا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 16- جولائی 1999ء

12-35 a.m. تقریر-
1-10 a.m. کوئز سیرت النبی ﷺ
1-30 a.m. سیرت صحابہ ﷺ
2-05 a.m. ہومیو پیتھی کلاس-
3-10 a.m. عربی زبان سیکھئے-
3-30 a.m. اردو ادب کا احمدیہ دبستان از مسعود احمد دہلوی صاحب-
4-05 a.m. تلاوت- خبریں-
4-40 a.m. چلڈرنز کارنر- ترتیل القرآن-
5-05 a.m. لقاء مع العرب-
6-05 a.m. فرام دی آرکائیوز- مجلس سوال وجواب-95-10-21
7-10 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- لینگوئج انسٹی ٹیوٹ- ربوہ
7-30 a.m. اردو کلاس-
8-40a.m. عربی زبان سیکھئے-
[illegible]5 a.m. ہومیو پیتھی کلاس-
10-05 a.m. تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
10-40 a.m. چلڈرنز کارنر- ترتیل القرآن-
11-05 a.m. کوئز- سیرت النبی ﷺ
11-30 a.m. سرائیکی پروگرام- خطبہ جمعہ 98-3-6 سرائیکی ترجمہ کے ساتھ-
12-35 p.m. لقاء مع العرب-
1-40 p.m. اردو کلاس-
2-55 p.m. انڈونیشین سروس-
3-20 p.m. بنگالی سروس-
4-05 p.m. تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
4-55 p.m. درود شریف-
5-00 p.m. خطبہ جمعہ-99-7-16
6-00 p.m. ڈاکومنٹری- ضیاء الاسلام پریس ربوہ کا ایک ٹرپ-
6-30 p.m. فرانسیسی بولنے والے احباب سے ملاقات-
7-35 p.m. خطبہ جمعہ-99-7-16
8-35 p.m. چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں-
9-00 p.m. جرمن سروس-
10-05 p.m. تلاوت- درس الحدیث-
10-35 p.m. اردو کلاس-
11-40 p.m. لقاء مع العرب-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 17- جولائی 1999ء

12-55 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن بیلجیئم کی پیش کش-
1-25 a.m. طبی معاملات- موتیا بند میزبان- ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب- مہمان- ڈاکٹر نصیر احمد منصور-
1-55 a.m. خطبہ جمعہ 99-7-16
2-55 a.m. فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
4-05 a.m. تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
4-45 a.m. چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں-
5-10 a.m. لقاء مع العرب
6-20 a.m. خطبہ جمعہ-99-7-16
7-20 a.m. اردو کلاس-(نئی)
8-35 a.m. کمپیوٹر سب کے لئے-
9-00 a.m. فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
10-05 a.m. تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
11-05 a.m. چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں-
11-30 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن ماریشس- حضرت رسول کریم ﷺ کا کردار میزبان- اے- جی- جہانگیر خان صاحب-
12-25 p.m. طبی معاملات- "موتیا بند"
12-50 p.m. لقاء مع العرب-
1-50 p.m. اردو کلاس-
2-55 p.m. انڈونیشین سروس-
4-05 p.m. تلاوت- خبریں-
4-45 p.m. ڈینش زبان سیکھئے-
5-20 p.m. کمپیوٹر سب کے لئے-
6-00 p.m. بنگالی سروس
7-00 p.m. چلڈرنز کلاس-99-7-17
8-05 p.m. چلڈرنز کارنر- خطبات امام کوئز-
8-35 p.m. حکایات شیریں-
8-55 p.m. جرمن سروس-
10-05 p.m. تلاوت- درس الحدیث-
10-30 p.m. اردو کلاس-
11-45 p.m. لقاء مع العرب-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اتوار 18- جولائی 1999ء

12-45 a.m. التفسیر الکبیر-
1-15 a.m. چلڈرنز کلاس- (نئی) 99-7-17
2-15 a.m. مجلس سوال و جواب- 98-2-15
4-05 a.m. تلاوت- خبریں-
4-40 a.m. چلڈرنز کارنر- خطبات امام کوئز-
5-15 a.m. لقاء مع العرب
6-20 a.m. کینیڈین ہورائزن- چلڈرنز کلاس-
7-20 a.m. اردو کلاس-
8-25 a.m. ڈینش زبان سیکھئے-
8-55 a.m. چلڈرنز کلاس (نئی) 99-5-17
10-05 a.m. تلاوت- سیرت النبیؐ- خبریں-
10-40 a.m. چلڈرنز کارنر- خطبات امام کوئز-
11-15 a.m. مجلس سوال و جواب- 98-2-15
12-55 p.m. لقاء مع العرب
1-55 p.m. اردو کلاس-(نئی)
3-00 p.m. انڈونیشین سروس-
4-05 p.m. تلاوت- خبریں-
4-45 p.m. چینی زبان سیکھئے-
5-15 p.m. خطبہ جمعہ-99-7-16
6-15 p.m. بنگالی سروس-
7-15 p.m. انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-98-12-31
8-15 p.m. چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ-
8-55 p.m. جرمن سروس-
10-05 p.m. تلاوت- سیرت النبی ﷺ
10-35 p.m. اردو کلاس-(نئی)
11-50 p.m. لقاء مع العرب-96-8-15

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پیر 19- جولائی 1999ء

12-55 a.m. البانین پروگرام-
1-25 a.m. درس القرآن-99-1-11
2-55 a.m. انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
4-05 a.m. تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
5-20 a.m. لقاء مع العرب
6-45 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن امریکہ- ہمارے ہمسائے کے ساتھ ایک میٹنگ- از شیخ مبارک احمد صاحب-
7-10 a.m. اردو کلاس-(نئی)
8-20 a.m. چینی زبان سیکھئے-
8-55 a.m. حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-95-12-31
10-05 a.m. تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
10-50 a.m. چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ کلاس-
11-20 a.m. درس القرآن-
12-50 p.m. لقاء مع العرب-
1-50 p.m. اردو کلاس-
3-00 p.m. انڈونیشین سروس-
4-05 p.m. تلاوت- خبریں-
4-40 p.m. نارویجین زبان سیکھئے-
5-10 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- باسکٹ بال میچ- فضل عمر کلب ربوہ بمقابلہ آر- اے- کلب- سرگودھا-
6-05 p.m. بنگالی سروس-
7-10 p.m. ہومیو پیتھی کلاس-
8-10 p.m. چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ کلاس-
8-50 p.m. جرمن سروس-
10-05 p.m. تلاوت- درس الحدیث-
10-30 p.m. اردو کلاس-

منگل 20- جولائی 1999ء

12-45 a.m. ترکش پروگرام-
1-20 a.m. دینی تعلیم- میزبان- سید مبشر احمد صاحب-
1-50 a.m. ہومیو پیتھی کلاس-
2-55 a.m. نارویجین زبان سیکھئے-
3-25 a.m. ڈاکومنٹری-
4-05 a.m. تلاوت- خبریں-
4-55 a.m. چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ کلاس-
5-25 a.m. لقاء مع العرب-
6-20 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- باسکٹ بال میچ-
7-15 a.m. اردو کلاس-
8-20a.m. نارویجین زبان سیکھئے-
8-55 a.m. ہومیو پیتھی کلاس-
10-05 a.m. تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
10-55 a.m. چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ کلاس-
11-15 a.m. پشتو پروگرام- خطبہ جمعہ- 98-1-2
12-15 p.m. دینی تعلیم-
12-45 p.m. لقاء مع العرب-96-9-8
1-50 p.m. اردو کلاس-
2-55 p.m. انڈونیشین سروس-
4-05 p.m. تلاوت- خبریں-
4-40 p.m. سویڈش زبان سیکھئے-
5-00 p.m. خطبہ جمعہ-89-5-26
6-00 p.m. بنگالی سروس-
7-00 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس-
8-00 p.m. چلڈرنز کارنر- ترتیل القران کلاس-
8-20 p.m. چلڈرنز کارنر- از احمدیہ ٹیلی ویژن لاہور- تعلیمی پروگرام- واقفین نو-
8-55 p.m. جرمن سروس-
10-05 p.m. تلاوت- درس الحدیث-

قسط اول

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

قبولیت دعا کے طریق : بیان فرمودہ حضرت مصلح موعود

خطبہ جمعہ 21-جولائی 1916ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 جولائی 1916ء میں تشہد تعوذ و سورۃ فاتحہ کے بعد مندرجہ ذیل آیت قرآنی کی تلاوت کی واذا سالک عبادی عنی فانی قریب۔ (البقرہ:187)

اور پھر فرمایا:۔

"میں نے پچھلے خطبہ جمعہ میں بیان کیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو میں اس امر کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ انسان کو دعا کس رنگ اور کس طریق میں کرنی چاہئے جس کے نتیجے میں قبولیت کا وہ زیادہ امیدوار ہو۔ اور وہ کیا شرائط ہونے چاہئیں جن کے مطابق کی ہوئی دعا خدا تعالیٰ کے حضور قبول ہو جائے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے اور ہم اس کی رعایا۔ کسی کی درخواست اور عرضی کو قبول کرنا بادشاہ کا اپنا کام ہے رعایا کا نہ یہ فرض ہے نہ کام ہے اور نہ حق ہے کہ بادشاہ یا حاکم ضرور ہی اس کی درخواست کو قبول کرے۔ اگر وہ ہر بات کو قبول کرے اور ضرور قبول کرے تو گویا وہ نوکر ہوا اور رعایا آقا۔ وہ خادم ہوا اور رعایا مخدوم۔ کیونکہ جو کسی کی ہر ایک بات ماننے کے لئے مجبور ہوتا ہے وہ آقا نہیں بلکہ خادم ہوتا ہے۔ آقا خادم کی بات ماننے کے لئے مجبور نہیں ہوتا بلکہ مختار ہوتا ہے۔ اس کے اختیار میں ہوتا ہے کہ چاہے تو قبول کرے اس کے لئے وہ مجبور نہیں ہوتا۔ اور چاہے تو رد کر دے اس سے اس پر کوئی الزام نہیں آتا۔ چونکہ خدا تعالیٰ نہ صرف آقا ہے اور ہم خادم بلکہ وہ مالک ہے اور ہم غلام۔ پھر وہ خالق ہے اور ہم مخلوق۔ تو جبکہ خادم اور آقا کا تعلق بھی ایسا نازک ہوتا ہے کہ خادم کو کبھی یہ امید نہیں ہو سکتی کہ میرا آقا میری ہر ایک بات کو ضرور ہی مان لے گا تو ایک انسان کس طرح خیال کر سکتا ہے کہ اس کی ہر ایک بات خدا تعالیٰ کو قبول کر لینی چاہئے۔ اگر کوئی خادم یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس کی ہر ایک بات اس کا آقا مان لیتا ہے تو اس کا یہ دعویٰ جھوٹا ہے۔ خادم کو ہمیشہ خدمت کے مقام پر کھڑا رہنا چاہئے اور اپنے رویہ طریق اور خیالات کو اسی حد میں محدود رکھنا چاہئے جو اس کی خادمیت کے مناسب ہے' نہ کہ آقا بننا چاہئے۔

خدا تعالیٰ ہر دعا قبول کرنے کے لئے مجبور نہیں ہے

پس کسی کا یہ امید کرنا یا ایسا خیال کرنا کہ اگر میری تمام دعائیں خدا قبول کرے اور کسی کو رد نہ کرے تب خدا' خدا ہو سکتا ہے ورنہ نہیں اس طرح کی بات ہے کہ گویا نعوذ باللہ وہ انسان خدا ہے اور خدا اس کا بندہ۔ یہ آقا ہے اور وہ خادم۔ یہ مالک ہے اور وہ غلام۔ کیونکہ جو کسی کی ہر ایک بات ماننے کے لئے مجبور ہوتا ہے وہ بندہ اور غلام ہوتا ہے نہ کہ منوانے والا خادم اور غلام۔ تو یہ امید کرنا ہی باطل ہے کہ میری تمام کی تمام دعائیں قبول ہو جانی چاہئیں۔ یہ خیال کوئی جاہل سے جاہل اور نادان سے نادان انسان تو کرے ورنہ دانا نہیں کر سکتا۔ گو آج کل کے (لوگوں) میں سے بعض اسی قسم کے خیالات رکھتے ہیں۔ بعض لوگ جو مجھے دعا کے لئے لکھتے ہیں انہیں جواب دیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ دعا کی جائے گی۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ لکھتے ہیں کہ ابھی تک کام نہیں ہوا' معلوم ہوتا ہے آپ نے دعا نہیں کی' اب آپ ضرور دعا کریں۔ ہم لکھتے ہیں ہمارا کام دعا کرنا ہے وہ کرتے ہیں۔ آگے کام کرنا خدا کے اختیار میں ہے اس میں ہمارا کوئی دخل نہیں۔ اس کے جواب میں لکھتے ہیں کہ آپ نے یہ کیا لکھ دیا۔ آپ تو جو چاہیں خدا سے منوا سکتے ہیں۔ پس ہمارا یہ کام بھی کروا دیجئے۔ تو اس قسم کے خیالات ہیں آج کل کے (لوگوں) کے جو اس جہالت کا نتیجہ ہیں جو ان میں پھیلی ہوئی ہے۔ انہوں نے کسی کے بزرگ ہونے کے یہ معنی سمجھ رکھے ہیں کہ وہ نعوذ باللہ خدا سے بھی بزرگ ہے' جو چاہے کروا سکتا ہے۔ حالانکہ بزرگ کے اصل معنے یہ نہیں کہ وہ لوگوں میں سے بزرگ ہے جیسے کہتے ہیں کہ باپ کا بزرگ بیٹا یعنی سب سے بڑا بیٹا۔ اس کے یہ معنی نہیں ہوا کرتے کہ وہ اپنے باپ سے بھی بزرگ ہے۔ بلکہ یہ کہ دوسرے بھائیوں سے بزرگ ہے۔ اسی طرح خدا کے بزرگ کے یہی معنے ہیں کہ اس کی مخلوق سے بزرگ ہے اور خدا اوروں کی نسبت اس کی دعائیں زیادہ قبول کرتا ہے جیسے گورنمنٹ کے اعلیٰ حکام ہوتے ہیں ان کی باتیں دوسروں کی نسبت بہت زیادہ مانی جاتی ہیں۔ مگر یہ نہیں ہوتا کہ گورنمنٹ ان کی سب کی سب باتیں مان لے۔ تو یہ ایک باطل عقیدہ ہے جو پھیلا ہوا ہے کہ خدا کو سب دعائیں قبول کرنی چاہئیں۔

پچھلے جمعہ کے خطبہ میں جو میں نے یہ کہا تھا کہ ایسے طریق بتاؤں گا جن سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس سے شاید کسی کے دل میں یہ بات آئی ہو کہ اگلے جمعہ میں کوئی ایسی ترکیب بتا دی جائے گی جس سے جو چاہیں گے خدا تعالیٰ سے منوا لیں گے اور اب یہ سن کر کہ خدا تعالیٰ ہر ایک دعا قبول کرنے کے لئے مجبور نہیں ہے اور نہ ہی کسی عقل مند کو یہ خیال کرنا چاہئے کہ اس کی تمام دعائیں قبول ہو جائیں گی۔ کوئی کہہ دے کہ پہاڑ کھودنے سے چوہا ہی نکلا ہے یعنی جب کسی بڑی چیز کی امید ہو اور بہت چھوٹی چیز حاصل ہو تو یہی کہا جاتا ہے۔ پس اگر کسی نے یہ خیال کیا تھا کہ اگلے جمعہ میں کوئی ایسا طریق بتا دیا جائے گا جس سے جو بات چاہیں گے خدا سے قبول کروا لیں گے تو وہ اپنے دل سے اس کو نکال دے کیونکہ یہ کفر ہے اور یہ بات نہ میرے ذہن میں آئی اور نہ ہی کسی ایسے انسان کے ذہن میں آ سکتی ہے جو خدا تعالیٰ کی عظمت' جلال اور قدرت سے واقف ہے۔ میرا مدعا تو یہ تھا کہ ایسا طریق بتایا جائے جس سے نسبتاً خدا تعالیٰ زیادہ دعائیں قبول فرما لے۔ یہ ہرگز نہیں تھا کہ میں کوئی ایسا گر جانتا ہوں یا بتا سکتا ہوں یا یہ کہ میرا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے انسان جو چاہے منوا سکتا ہے۔

پس میں پہلے اس بات کو صاف کرنا چاہتا ہوں کہ میں قطعاً کوئی ایسا گر نہیں جانتا کہ جس سے آقا خادم اور خادم آقا بن جائے۔ خالق مخلوق ہو جائے اور مخلوق خالق۔ مالک غلام قرار پا جائے اور غلام مالک۔ کیونکہ آقا' آقا ہی ہے اور غلام' غلام۔ خدا تعالیٰ ازل سے آقا ہے' خالق ہے' مالک ہے' رازق ہے اور ہمیشہ اسی طرح رہا ہے' اسی طرح رہے گا۔ انسان ہمیشہ سے خادم' مخلوق اور مملوک رہا ہے اور اس کی یہی حالت ہمیشہ رہے گی۔ حتیٰ کہ جنت میں جب اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج پر ہو گا تو بھی یہی حالت ہو گی۔ تو اس قسم کا خیال کفر ہے اور میں ہرگز ہرگز اس کا قائل نہیں۔ ہاں ایسے رنگ اور طریق ضرور ہیں کہ جن سے انسان اللہ تعالیٰ کو خوش کر کے جہاں تک آقا اور مالک' خالق اور مخلوق' مالک اور مملوک کا تعلق ہے اپنی بات منوا سکتا ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنے باپ سے اور شاگرد اپنے استاد سے منوا لیتا ہے مگر ایسا کوئی بچہ نہیں ہو سکتا جو باپ سے اپنی ہر بات منوا لے اور ایسا کوئی شاگرد نہیں ہو سکتا جو استاد سے جو چاہے منظور کروا لے۔ کوئی جاہل اور نادان باپ یا استاد ہر ایک بات مان لے تو یہ ایک الگ بات ہے جیسا کہ کہتے ہیں کہ کسی پٹھان نے اپنے لڑکے کو پڑھانے کے لئے ایک استاد رکھا تھا۔ ایک دن استاد نے لڑکے کو سبق یاد نہ کرنے پر اسے سخت پیٹنا شروع کر دیا۔ لڑکا تلوار لے کر مارنے پر آمادہ ہو گیا۔ استاد بےچارہ جان بچانے کے لئے بھاگا' وہ اس کے پیچھے دوڑا۔ راستہ میں لڑکے کا باپ مل گیا۔ استاد صاحب نے سمجھا کہ اب جان بچ جائے گی۔ اس لئے اس کے پاس جا کر کہنے لگا دیکھئے آپ کا لڑکا مجھے قتل کرنا چاہتا ہے' اس کو روکئے۔ اس نے کہا بھاگو مت ٹھہر جاؤ۔ میرے بیٹے کا یہ پہلا وار خالی نہ جانے پائے۔ تو کوئی بے وقوف ہی ایسا کر سکتا ہے نہ کہ عقل مند۔ پس میں جو دعاؤں کے قبول ہونے کا طریق بتاؤں گا وہ ایسا ہی ہو گا کہ جس سے خدا زیادہ دعائیں قبول کر لے گا' نہ ایسا کہ ہر ایک دعا کو قبول کر لے گا۔

خدا کی سکھائی ہوئی دعا

پہلا طریق جس سے دعائیں قبول ہوتیں اور کثرت سے خدا تعالیٰ سنتا ہے وہ تو اس قسم کا ہے کہ ہر ایک انسان اسے اختیار نہیں کر سکتا۔ بلکہ خاص خاص انسان ہی اس پر چل سکتا ہے کیونکہ وہ انسان کے کسب سے متعلق نہیں بلکہ اس کے رتبہ اور مرتبہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مرتبہ کا جو انسان ہوتا ہے اس کی نسبت تو میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ اس کی ہر ایک دعا قبول ہو جاتی ہے۔ ابھی میں نے اس بات سے انکار کیا تھا کہ انسان کی ہر ایک دعا قبول نہیں ہوتی۔ مگر اب میں نے کہا ہے کہ اس مرتبہ کے انسان کی ہر ایک دعا قبول ہو جاتی ہے ان دونوں باتوں میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن جب میں یہ بتاؤں گا کہ وہ مرتبہ کیا ہے تو آپ لوگ خود بخود سمجھ جائیں گے کہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔

میں نے اس مرتبہ اور مقام کا نام آلہ یعنی ہتھیار رکھا ہوا ہے۔ جس کے ہاتھ میں ہتھیار ہو وہ اسے جہاں چلائے چلتا ہے اور اگر وہ ہتھیار ضرب نہ لگائے تو اس کا قصور نہیں ہوتا بلکہ چلانے والے کا ہوتا ہے۔ لیکن کوئی چلانے والا یہ کبھی نہیں چاہتا کہ وہ کوئی ہتھیار چلائے اور وہ نہ چلے بلکہ وہ یہی چاہتا ہے کہ میں جہاں بھی چلاؤں وہیں چلے۔ اسی طرح انسان پر ایک ایسا وقت آتا ہے جبکہ وہ خدا کے ہاتھ میں بطور ہتھیار کے ہو جاتا ہے۔ وہ نہیں کھاتا جب تک کہ خدا اسے نہیں کھلاتا۔ وہ نہیں پیتا جب تک کہ خدا اسے نہیں پلاتا۔ وہ نہیں سنتا جب تک کہ خدا اسے نہیں سناتا۔ وہ نہیں جاگتا جب تک کہ خدا اسے نہیں جگاتا۔ وہ نہیں سوتا جب تک کہ خدا اسے نہیں سلاتا۔ غرضیکہ اس کی ہر حرکت اور سکون اللہ تعالیٰ کے لئے اور اسی کے اختیار میں ہوتی ہے۔ ایسا انسان جو دعا کرتا ہے وہ قبول ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ اس کی نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے اس کے کرنے کا حکم ہوتا ہے اس لئے کرتا ہے۔ اور اس کی دعا کا قبول کر لینا خدا تعالیٰ کی شان کے خلاف نہیں ہے کیونکہ جو دعا مانگی جاتی ہے وہ دراصل خدا ہی نے منگوائی ہوتی ہے۔ پس چونکہ مانگنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہوتا ہے اور دینے والا بھی اللہ ہی۔ اس لئے وہ ضرور قبول ہو جاتی ہے اور ممکن نہیں کہ قبول نہ ہو۔ مثال کے طور پر دیکھئے۔

جب کوئی حاکم اپنے ماتحت کام کرنے والوں کا معائنہ کرنے آتے ہیں تو ماتحت اپنی ضروریات کو ان کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ مثلاً فرض کرو ایک ڈپٹی کمشنر تحصیل میں آیا۔ اور تحصیلدار نے اپنی تمام ضروریات اس کے سامنے پیش کیں کہ فلاں چیز کی ضرورت ہے' فلاں سامان خریدنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے' فلاں کام کروانا ہے' وغیرہ وغیرہ۔ وہ ان میں سے کچھ مان لے گا اور کچھ رد کردے گا لیکن کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ ڈپٹی کمشنر خود کوئی ضرورت دیکھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ چیز بھی ہونی چاہئے اس کے لئے تحصیلدار کو کہتا ہے کہ اس چیز کی منظوری حاصل کرنے کے لئے رپورٹ کر دو۔ وہ رپورٹ کر دیتا ہے۔ اب یہ کبھی نہ ہوگا کہ ڈپٹی کمشنر اس رپورٹ کو رد کردے یا نامنظور کردے کیونکہ اس کے متعلق وہ خود کہہ گیا تھا کہ کرو۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اپنے بندے کی زبان پر خود دعا جاری کرتا ہے۔ پس جب خود کرتا ہے تو پھر اسے رد نہیں کرتا۔ یہ اس بندے کے قرب اور درجہ کے اظہار کے لئے ہوتا ہے اور اگر وہ کوئی اور دعا کرنے لگے تو خدا تعالیٰ اس کے دل اور دماغ پر ایسا تصرف کرلیتا ہے کہ اس کے منہ سے وہ کلمات ہی نہیں نکلتے جو وہ نکالنا چاہتا تھا بلکہ ایسے کلمات نکلتے ہیں جو قبول ہونے والے ہوتے ہیں۔

تو ایسے انسانوں کے دعا کرنے کے دو طریق ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام یا کشف یا وحی یا رؤیا کے ذریعہ سے انہیں بتا دیا جاتا ہے کہ یہ دعا مانگو۔

دوسرا یہ کہ اگر وہ کوئی ایسی دعا مانگنے کی نیت کرے جو قبول نہ ہونے والی ہو تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسا تصرف ہوتا ہے کہ ان کی نیت بالکل بدل جاتی اور یہ خواہش ہی بالکل جاتی رہتی ہے کہ دعا کرے۔ پھر جو الفاظ اور جو طریق اس دعا کے کرنے کے لئے اس کے مدنظر ہوتا ہے وہ بھول جاتا ہے اور زبان سے خدا کی طرف سے بے بنائے الفاظ جاری ہو جاتے ہیں جس سے خود بھی حیران رہ جاتا ہے کہ میں کہنا کیا چاہتا تھا اور کہہ کیا رہا ہوں۔ اس قسم کی دعا میں وسعت بھی بہت زیادہ ہوتی ہے' اتنی کہ دو دو گھنٹے گزر جاتے ہیں مگر انسان سمجھتا ہے کہ کوئی پانچ چھ منٹ ہوئے ہوں گے۔ وقت گزرتے ہوئے بھی پتہ نہیں لگتا کیونکہ وہ ایسا محو ہوتا ہے کہ اس دنیا سے اس کا دل و دماغ بالکل کھنچ جاتا ہے۔ اور صرف خدا ہی خدا اسے نظر آتا ہے۔

مگر یہ کوئی ایسا طریق نہیں ہے جس کے متعلق ہر ایک انسان کو کہہ دیا جائے کہ اس طرح کیا کرو۔ کیونکہ یہ مرتبہ سے تعلق رکھتا ہے جس کا پانا کسی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں۔ پس جبکہ یہ انسانی اختیار میں ہی نہیں۔ تو اس پر عمل کرنا یا کر سکنے کے کیا معنے؟ اس لئے میں یہ طریق بھی نہیں بتاؤں گا بلکہ وہ بتاؤں گا جس میں بندے کا اختیار اور تصرف ہو لیکن اس سے یہ نہیں ہو گا کہ ساری کی ساری دعائیں قبول ہو جاتی ہیں بلکہ یہ کہ زیادہ قبول ہوتی ہیں۔

خدا تعالیٰ اسی کی دعا قبول کرتا ہے جو اس کو راضی رکھتا ہے

پس سب سے پہلا طریق جو میں بتانا چاہتا ہوں وہ اسی آیت میں ہے جو میں نے ابھی پڑھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) میرے بندے جب میری نسبت سوال کریں یعنی کہیں کہ خدا کس طرح دعا قبول کرتا ہے تو کہو فانی قریب میں سب سے بہتر مدعا کو پورا کر سکتا ہوں کیونکہ میری ایک صفت یہ بھی ہے کہ میں ہر ایک چیز کے قریب ہوں۔ دعا کرنے والے کے بھی اور جس مدعا کے لئے دعا کی جائے اس کے بھی۔

یہاں ایک سوال ہو سکتا تھا اور وہ یہ کہ ہر ایک قریب ہونے والا تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ ایک چپڑاسی بادشاہ کے دربار میں جاتا ہے لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا کہ کسی کرسی پر بیٹھ سکے۔ اسی طرح چتر اٹھانے والا وزیر سے بھی زیادہ بادشاہ کے قریب بیٹھا ہوتا ہے مگر کیا وہ وزیر کی کرسی پر بیٹھنے کی جرات کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ تو انسان کے خدا کے نزدیک ہونے سے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ اس کی دعا بھی قبول کرلے گا اور وہ اس وجہ سے فائدہ حاصل کرلے گا۔ اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے ایک ایسا گر بتایا ہے جس میں اس سوال کا جواب بھی آجاتا ہے اور جو عام طور پر فطرت انسان میں کام کرتا نظر آتا ہے اور وہ یہ کہ فلیستجیبوالی تم میری ہر ایک بات مان لیا کرو۔ اور جو حکم ہم نے تمہارے لئے بھیجے ہیں ان پر عمل کرو۔ اور اپنے تمام حرکات و سکنات کو شریعت کے ماتحت لے آؤ تو پھر تمہاری دعا میں قبولیت بہت بڑھ جائے گی۔ کیوں؟ اس لئے کہ خادم کو انعام اس وقت ملا کرتا ہے جبکہ آقا خوش ہوتا ہے۔

اگر کوئی خادم اپنے آقا کو ناراض کر کے مانگتا ہے تو محروم رہتا ہے اس طرح کبھی کسی کو انعام نہیں ملا کرتا کیونکہ ناراضگی کا وقت ایسا نہیں ہوتا جبکہ انعام واکرام دیا جائے۔ چھوٹے بچوں ہی کو دیکھ لو۔ انہیں کوئی سمجھ نہیں ہوتی لیکن اگر ماں باپ سے کچھ مانگنے آئیں اور انہیں غصہ میں دیکھیں تو چپکے ہو کر الگ بیٹھ جاتے ہیں لیکن جب خوشی میں دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ چیز لے دو وہ لے دو۔ تو بچے بھی سمجھتے ہیں کہ غصہ میں ہماری بات نہیں مانی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کوئی بلاوجہ نہیں ہوا کرتی۔ اسی وقت ہوتی ہے جبکہ اس کے احکام کی خلاف ورزی کی جائے۔ پس دعا میں قبولیت حاصل کرنے کا ایک رنگ یہ ہے کہ انسان اپنے اعمال پر غور کرے کہ کوئی فعل اس سے شریعت کے خلاف تو نہیں ہو گیا۔ ہر ایک کام جو وہ کرے شریعت کے ماتحت کرے جب یہ حالت پیدا ہو جائے گی تو اس کی دعا قبول ہو جائے گی۔ جس طرح ایک محنتی طالب جو اچھی طرح سبق یاد کر کے لاتا ہو۔ استاد کے نزدیک اس کی بات زیادہ مانی جاتی ہے بہ نسبت اس لڑکے کے جو یاد کر کے نہ لاتا ہو۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اگر طلباء نے چھٹی لینی ہو تو جو لڑکا لائق ہو اسے استاد کے پاس بھیجتے ہیں تاکہ وہ چھٹی مانگے۔ اس کی ایک وجہ ہوتی ہے اور وہ یہ کہ طالب علم سمجھتے ہیں کہ اگر ایسے لڑکوں نے چھٹی مانگی جو سکول کا کام اچھی طرح نہیں کرتے تو استاد کہے گا کہ پڑھائی سے بچنے کے لئے چھٹی لیتے ہیں۔ اور اگر لائق لڑکے مانگیں گے تو پھر ایسا خیال نہیں کیا جائے گا۔ چونکہ استاد پہلے بھی ان پر خوش ہوتا ہے اس لئے رخصت دے دے گا۔ خدا تعالیٰ بھی اسی کی دعا قبول کرتا ہے جو اس کو راضی رکھتا ہے اس لئے فرمایا فلیستجیبوالی میرے بندوں کو چاہئے کہ اگر وہ اپنی دعاؤں کو قبول کروانا چاہتے ہیں تو میری باتیں مان لیا کریں۔ اگر یہ میرے احکام کو قبول کریں گے اور ان پر عمل کریں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ان کی دعائیں قبول ہو جائیں گی۔ خدا تعالیٰ نے اپنے آپ کو مومن کا ولی قرار دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے دوست اسے نہیں کہتے جو ہر ایک بات مان لے بلکہ اسے کہتے ہیں جو کچھ مانے اور کچھ منوائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو مومنوں کا ولی فرماتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ بہت سی باتیں بندہ کی میں مان لیتا ہوں اور بہت سی اسے ماننی چاہئیں۔ خدا فرماتا ہے کہ جو مجھے پکارتا ہے میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ مگر اس کے قبول ہونے کا طریق یہ ہے کہ وہ بھی میری باتیں قبول کرے۔ وہ میرے احکام کو مانے پھر اسے جو تکلیفیں اور مصیبتیں پیش آئیں گی ان کو میں دور کروں گا۔ گویا خدا تعالیٰ ایک عہد کرتا ہے کہ تم میری باتیں مانو میں تمہاری مانوں گا تو دعا کے قبول ہونے کا یہ پہلا گر خدا تعالیٰ نے اس آیت میں بتا دیا ہے۔

خدا تعالیٰ بندہ کے یقین پر دعا قبول کرتا ہے

دوسرا گُر بھی اسی آیت میں ہے اور وہ یہ کہ فرمایا ولیومنوابی اگر میرے بندے دعا قبول کروانا چاہتے ہیں تو اس کا دوسرا طریق یہ ہے کہ مجھ پر ایمان بھی لائیں۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ زائد الفاظ ہیں کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی تمام باتیں مانے گا ضرور ہے کہ وہ ایمان بھی لائے گا اور جو ایمان نہیں لائے گا وہ مانے گا بھی نہیں۔ مثلاً جو نماز پڑھے گا' روزے رکھے گا' زکوٰۃ دے گا' حج کرے گا وہ یونہی نہیں کرے گا اور نہ ہی رسمی طور پر۔ کیونکہ رسمی طور پر کرنے کی خدا تعالیٰ نے پہلے ہی نفی فرما دی ہے کیونکہ پہلے یہ نہیں فرمایا کہ اگر تم شریعت کے حکموں پر عمل کرو گے تو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ بلکہ لفظ ہی ایسا رکھا ہے جو شریعت پر عمل کرنا بھی ظاہر کر دیتا ہے اور رسم کے طور پر عمل کرنے کا رد بھی کر دیتا ہے۔ یعنی استجابت۔ اس کے معنے ہیں کہ ایک طرف سے آواز آئے اور دوسرا اس کو قبول کر کے اس پر عمل کرے۔ نہ یہ کہ کسی کے اپنے نفس میں رحم اور سخاوت ہے تو وہ بھی اس کا مصداق ہو سکے اور نہ ہی رسمی یا عادت کے طور پر کوئی کام کرنا اس میں داخل ہو سکتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جو میری آواز سنے اور اس پر عمل کرے اس کی دعا قبول ہو گی۔ اس طرح ایک ناقص ایمان والا شخص جو رسمی طور پر شریعت کے احکام پر عمل کرتا ہے۔ یا ایک دہریہ جو یونہی لوگوں کے ڈر سے نماز پڑھ لیتا ہے داخل نہیں ہو سکتا۔ پھر سوال ہوتا ہے کہ ولیومنوابی کے فرمانے کا کیا مطلب ہوا۔ جب پہلے سے ہی یہ شرط موجود ہے کہ دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جبکہ استجابت ہو۔ اور استجابت اس وقت ہوتی ہے جب ایمان باللہ ہو۔ تو پھر ایمان لانے کے کیا معنی۔ استجابت جب ایمان لانے کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی تو پہلے ایمان ہونا چاہئے اور بعد میں استجابت۔ نہ کہ پہلے استجابت اور بعد میں ایمان۔ اس صورت میں ایک ظاہر بین کو اختلاف نظر آتا ہے لیکن یہ بات غلط ہے۔

یہاں خدا تعالیٰ پر ایمان لانے سے اس کی شریعت پر ایمان لانا مراد نہیں ہے بلکہ دعا کے قبول ہونے کا ایک اور گر بتایا ہے جس کے نہ سمجھنے سے بہت سے لوگوں نے ٹھوکر کھائی ہے اور ان کی دعائیں رد کی گئی ہیں۔ وہ گر یہ ہے کہ انسان شریعت کے تمام احکام پر عمل کرے اور دعائیں مانگے مگر ساتھ ہی اس بات پر ایمان بھی رکھے کہ خدا تعالیٰ دعائیں قبول کرتا ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ شریعت کے احکام پر بڑی پابندی سے عمل کرتے ہیں۔ ان کے دلوں میں خشیت اللہ بھی ہوتی ہے۔ بڑے خشوع وخضوع سے دعائیں بھی کرتے ہیں مگر پھر یہ کہتے ہیں کہ فلاں اتنا بڑا کام ہے اس کے متعلق دعا کہاں سنی جا سکتی ہے یا یہ کہتے ہیں کہ ہم گنہگار ہیں ہماری دعا خدا کہاں سنتا ہے۔ اس قسم کا کوئی نہ کوئی خیال شیطان ان کے دل میں ڈال دیتا ہے جس سے ان کی دعا میں قبولیت نہیں رہتی۔ اس نقص سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اس بات پر بھی ایمان رکھو کہ جب تم ہمارے احکام پر اچھی طرح چلو گے تو میں تمہاری دعائیں قبول کرلوں گا۔ جب یہ یقین ہو تو پھر دعا قبول ہوتی ہے۔ لیکن اگر کوئی زبان سے دعا تو کرتا ہے لیکن اسے یقین نہیں کہ خدا اس کی دعا کو قبول کرے گا تو کبھی اس کی دعا قبول نہ ہو سکے گی کیونکہ خدا تعالیٰ بندہ کے یقین پر دعا قبول کرتا ہے۔ اگر کسی کو یقین ہی نہ ہو تو لاکھ ماتھا رگڑے کیونکہ جس کو خدا پر امید نہیں ہوتی اس کی دعا وہ نہیں سنتا۔

فرماتا ہے (۔) اللہ کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہو۔ اللہ کی رحمت سے کوئی ناشکرا انسان ہی ناامید ہوتا ہے ورنہ جس نے اپنے اوپر خدا تعالیٰ کے اس قدر نشان دیکھے ہوں جن کو وہ گن بھی نہیں سکتا وہ ایک منٹ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کر سکتا کہ میرا فلاں کام خدا نہیں کرے گا اور فلاں دعا قبول نہیں ہو گی۔ خواہ اس کی کیسی ہی خطرناک حالت ہو اور کیسی ہی مشکلات اور مصائب میں گھرا ہوا ہو پھر بھی وہ یہی سمجھتا اور یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ایک ادنیٰ سے ادنیٰ اشارہ سے بھی یہ سب کچھ دور ہو سکتا ہے اور خدا ضرور دور کرے گا۔ اور اگر اسے دعا کرتے کرتے بیس سال بھی گزر جائیں تو بھی یہی یقین رکھتا ہے کہ میری دعا ضائع نہیں جائے گی۔ اور اس وقت تک دعا کرنے سے باز نہیں رہتا جب تک کہ خدا تعالیٰ ہی منع نہ کردے کہ اب یہ دعا مت کرو۔ گو اس کی دعا قبول نہ ہو لیکن آخر خدا تعالیٰ کے کلام کا شرف تو حاصل ہو گیا کہ خدا نے فرما دیا کہ اب دعا نہ مانگو۔ تو جب تک خدا تعالیٰ نہ کہے اس وقت تک دعا کرنے سے نہیں رکنا چاہئے۔

جاری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب

انسانی ارتقاء۔سائنس دانوں کی نظر میں

حضرت مصلح الموعود اپنی معرکۃ الآراء تقریر "سیر روحانی" میں فرماتے ہیں۔

"لوگ حیران ہیں کہ دنیا کس طرح پیدا ہوئی۔ پہلا انسان کون تھا۔ وہ کس تمدن پر عمل پیرا تھا۔ وہ کس طرح اس دنیا میں پیدا ہوا۔ اور اس نے کس طرح اس دنیا کو چلایا۔ میں نے قرآن کریم کا درس دیتے وقت ہمیشہ دیکھا ہے۔ مشکل سے مشکل آیت کا میں مفہوم بیان کر رہا ہوتا ہوں تو لوگ بڑے مزے سے اسے سنتے رہتے ہیں۔ مگر جہاں آدم اور شیطان کا قصہ آیا سوالات کی مجھ پر یوں بھرمار شروع ہو جاتی ہے کہ میں خیال کرتا ہوں آدم کے بچے مجھے نوچ نوچ کر کھا جائیں گے۔ اور ان کی خواہش یہ ہے کہ جلد سے جلد انہیں ان کے اباجان کی گود میں بٹھا آؤں۔"

(سیر روحانی ص 11)

اسوقت خصوصاً افریقہ میں سائنسدانوں کے کئی گروپس انسانی ارتقاء کا جائزہ لینے کے لئے دن رات مصروف عمل ہیں اور ارتقاء کی کڑیوں کو آپس میں ملانے کے لئے انہیں ذرا سی بھی کوئی نشانی مل جائے تو وہ جوش و خروش کا شکار ہو جاتے ہیں۔

حیاتیات کے حوالہ سے کسی بھی ایسے جاندار کو جو Primates آرڈر کا ممبر ہو اور دو پاؤں پر سیدھا چلتا ہو انسانی ارتقاء کی لڑی میں پرو دیا جاتا ہے۔

دو پاؤں پر چلنے والے ایسے جانداروں کو عمومی طور پر Hominids کا نام دیا گیا ہے اور اس میں اب تک Genera اور کم از کم سات مختلف انواع کی نشاندھی ہو چکی ہے۔ یہ تمام انواع ایک دوسرے سے مختلف ہونے کے باوجود ایک بات میں متفق ہیں کہ یہ سب جاندار جو اب سے تیس ہزار سال قبل سے لے کر 40 لاکھ سال قبل تک کے عرصہ میں ہمارے سیارہ پر گزر چکے ہیں۔ سیدھے کھڑے ہو کر دو پاؤں پر چلتے تھے۔

ان انواع میں سے اکثر افریقہ کے مشرقی اور جنوبی حصہ میں دریافت ہوئی ہیں اور انہی دو جگہوں پر سائنسدانوں کے گروپس انہیں تلاش کر کے نئی سے نئی دریافت کی کھوج میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

1974ء میں مشرقی افریقہ میں ایتھوپیا میں ہدر کے مقام پر ایک جاندار کے مکمل آثار دریافت ہوئے۔ یہ ایک مادہ تھی۔ اس کی ہڈیوں سے اندازہ کیا گیا کہ یہ جاندار آج سے تقریباً 32 لاکھ سال قبل زمین پر دو پاؤں پر سیدھی چلنے والی جاندار تھی۔ سائنسدانوں نے اس کو Lucy کا نام دیا۔ اور سائنسی زبان میں اسے Australopithecus Afarensis کا نام دیا گیا۔

دو پاؤں پر سیدھا چلنے والے جانداروں (Hominids) کے اب تک کے جو رکاز (Fossils) دریافت ہوئے ہیں انہیں سائنسی طور پر دو بڑے گروپس جنہیں حیاتیات کی زبان میں Genus کہا جاتا ہے میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک گروپ کو Australopithecus کا نام دیا گیا ہے اور دوسرے گروپ کو Homo کا نام دیا گیا ہے۔ ان دونوں گروپس میں مختلف انواع دریافت ہوئی ہیں جن میں سے Australopithecus Afarensis ایک نوع ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ یہ نوع مشرقی افریقہ میں کینیا سے دریافت ہوئی ہے۔ اور اس کے عرصہ حیات کا اندازہ 40 لاکھ سال قبل سے لے کر 30 لاکھ سال قبل تک کیا گیا ہے۔ اس کے جسم کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کا دھڑ موجودہ انسانی دھڑ کے قریب تھا جبکہ سر اور دماغ خاصا چھوٹا تھا۔ نیز اس نوع میں نر کا جسمانی تناسب مادہ سے بڑا تھا۔

تنزانیہ میں ایک جگہ جہاں کسی آتش فشاں کے پھٹنے سے لاوا جم گیا ہے وہاں دو جانداروں کے پاؤں کے نشانات دریافت ہوئے ہیں جن کا اندازہ 36 لاکھ سال قبل کا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ شائد یہ بھی A.Afarensis ہی کی قسم کے جاندار ہوں۔

اس طرح اس نوع کا وقت اسکی مشہور زمانہ مثال لوسی سے چار لاکھ سال قبل کا قرار دیا گیا ہے۔ مگر ابھی تک سائنس دان حتمی طور پر ان نشانات کو A.Afarensis کے ثابت نہیں کر سکے اور اس پہلو سے اختلاف کا شکار ہیں۔

ان پاؤں کے نشانات پر بحث ابھی چل ہی رہی تھی کہ مشرقی افریقہ کے اسی علاقہ سے 41 لاکھ سال قبل کے آثار شمالی کینیا میں ترکانہ جھیل کے علاقہ سے دریافت ہوئے۔ لیکن ابھی اس دریافت کی گرمی ٹھنڈی نہیں ہوئی تھی کہ 44 لاکھ سال قبل تک کے آثار دریافت ہو گئے۔ انہیں پہلے تو Australopithecus ہی کے گروپ یا Genus میں شامل کیا گیا اور ان کا نام A.Ramidus دیا گیا مگر اب سائنسدان ان آثار کو ایک تیسرے گروپ Ardipethecus کا نام دے رہے ہیں۔ اس طرح اس تلاش میں ایک اور گروپ کے آثار بھی ملنے لگے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ یہ گروپ ہمارے آباؤ اجداد ہی کی ایک ابتدائی قسم ہو یا کوئی اور شاخ ہو جسے مرور زمانہ نے ختم کر دیا۔

ایک طرف تو مشرقی افریقہ میں کینیا تنزانیہ اور ایتھوپیا میں A.Afarensis اور اس سے ملتے جلتے آثار کی تلاش جاری ہے اور دوسری طرف جنوبی افریقہ میں بہت سے ماہرین ایک اور نوع پر کام کر رہے ہیں۔ اسے A.Africanus کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں اور A.Afarensis میں نمایاں فرق یہ ہے کہ اس کا دھڑ تو موجودہ انسان کی نسبت خاصا مختلف ہے جبکہ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے Afarensis میں دھڑ انسانی ہیئت کے قریب ہے مگر سر نسبتاً بڑا اور زیادہ ترقی یافتہ ہے جیسا Afarensis میں موجود نہیں۔ چنانچہ اب ایک نئی بحث کا آغاز ہو گیا ہے کہ کیا موجودہ انسان Afarensis سے ارتقاء پذیر ہوا یا Africanus سے؟ ماہرین "دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پہ گہر ہونے تک" کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔

Australopithecus کی انواع کے بعد تقریباً 25 لاکھ سال قبل سے نسبتاً ترقی یافتہ گروپ Homo کے آثار نمودار ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور ایک دو پاؤں پر چلنے والے چھوٹے قد کے ایسے جاندار کے آثار ملے ہیں جو بہت ابتدائی پتھر کے اوزار بھی استعمال کر سکتا تھا۔ اس نوع کو Homo Habilis کا نام دیا گیا ہے۔ اور جوں جوں ہم زمانہ میں قریب آتے جائیں Australopithecus کے آثار معدوم ہوتے جاتے ہیں اور Homo کی انواع زیادہ واضح ہوتی جاتی ہیں Australopithecus میں جسم کی ہیئت موجودہ Ape کی طرح کی تھی اور دماغ خاصا چھوٹا تھا۔ مگر دو پاؤں پر سیدھے چلنا ان کی خصوصیت تھی جس کی وجہ سے انہیں انسان کے آباؤ اجداد میں شمار کیا جا سکتا ہے۔

Homo گروپ کے بارہ میں ابتدائی معلومات میں کینیا میں ترکانہ جھیل کے علاقہ سے ساڑھے پندرہ لاکھ سال قبل کے ایک لڑکے کے ڈھانچے کی دریافت ہے۔ اس کے دماغ کا سائز تقریباً ایک سال کے انسانی بچے کے دماغ کے برابر تھا۔ مگر چیمپنزی کے دماغ سے دگنا بڑا تھا۔ یعنی تقریباً 800-1000c.c تک۔ مزید ڈھانچے دریافت ہونے پر اندازہ لگایا گیا کہ یہ تقریباً چھ فٹ قد کے ایسے جاندار تھے جو بہت آسانی سے دو ٹانگوں پر چلتے تھے اور دماغ دیگر جانداروں کی نسبت بڑے سائز کے تھے انہیں Homo Erectus کا نام دیا گیا۔

یہ پتھر کے نسبتاً بہتر اوزار استعمال کرتے تھے اس فن میں ان کی صلاحیت بہت بہتر تھی۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ گفتگو بھی کر سکتے تھے مگر ہماری طرح آسانی سے نہیں بلکہ چند بامعنی آوازیں نکال کر مطلب ایک دوسرے پر واضح کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔

افریقہ کے علاوہ دنیا کے مختلف کونوں میں بھی انسانی ارتقاء پر تحقیق کا کام ہو رہا ہے۔ چنانچہ H.Erectus کے آثار 18 لاکھ سال قبل کے عرصہ کے Java میں بھی دریافت ہوئے۔ ماہرین اس بات پر حیران ہیں کہ اگر ارتقاء افریقہ میں ہوا ہے تو اتنی جلدی یہ جاندار افریقہ سے نکل کر جاوا تک کیسے پہنچے؟ اس لئے بعض کے نزدیک ان کا ارتقاء کسی ایسی مرکزی جگہ پر ہوا ہے جہاں سے یہ ایک طرف افریقہ جا پہنچے تو دوسری طرف جاوا ان کی منزل ہوا۔ مگر بعض ماہرین افریقہ میں پائے جانے والے A.Erectus کے آثار کو ایک اور نوع قرار دیتے ہیں جسے H.Ergaster کا نام دیا گیا ہے۔ Ergaster کے معنی کام کرنے والا ہے۔

جاوا کے علاوہ چین میں ایسے دانت دریافت ہوئے ہیں جو 18 سے 20 لاکھ سال قبل کے ہیں۔ اور ان کے بارہ میں خیال کیا جا رہا ہے کہ یہ کسی Homo گروپ کی پرانی نوع کے ہیں۔ اسی طرح جیورجیا میں 16 لاکھ سال قبل کے آثار ملے ہیں اور اسرائیل میں بھی 14 لاکھ سال قبل کے پتھر کے اوزار دریافت ہوئے ہیں۔

Homo گروپ کے آثار بہت سہولت سے نہیں ملتے۔ جو تھوڑے بہت آثار ملے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ 25 لاکھ سال قبل H.Habilis کا ارتقاء ہوا۔ اب بعض دیگر آثار سے سائنسدانوں نے اس نوع کو بھی محدود کر دیا ہے اور ان کا خیال ہے کہ اس گروپ میں ان دنوں ایک اور نوع H.Rudolfensis بھی موجود تھی۔ ہر وقت کے کروٹ بدلنے کے ساتھ ساتھ H.Erectus تقریباً 18 لاکھ سال قبل وجود میں آئے جو لمبے قد اور چھریرے بدن کے جاندار تھے۔ یہ پتھر کے اوزار بہتر طور پر استعمال کر سکتے تھے اور بڑی تیزی سے دنیا میں پھیل گئے۔ مگر اب اسی نوع میں سے بعض آثار کو ایک نیا نام یعنی H.Ergaster دیا گیا ہے۔ گویا اس عرصہ میں دراصل دو انواع رہیں۔ جو کئی لاکھ سال تک دنیا میں گھومتی رہیں۔

اس نسل کے دنیا کی مختلف جگہوں سے جو آثار ملنا شروع ہوئے ہیں ان کی ہیئت میں معمولی سے فرق بھی دریافت کئے گئے ہیں۔ اس لئے بعض ماہرین کا خیال ہے کہ H.Erectus کی کئی نسلیں ہو سکتی ہیں جبکہ بعض اس خیال کے حامی ہیں کہ یہ انواع ہی مختلف ہیں۔ ان کے مطابق موجودہ انسان H.Erectus سے نہیں بلکہ ایک اور نوع H.Heidelbergensis سے ارتقاء پذیر ہوا ہے۔

اس سے ایک ضمنی نوع ایسی ارتقاء پذیر ہوئی جس کے آثار 1856ء میں جرمنی کی Neander وادی سے ملے ہیں۔ یہ چھوٹے بازوؤں ٹانگوں اور نہایت مضبوط جسم کے لوگ تھے جن کے دماغ کا حجم موجودہ انسان سے بھی بڑا تھا۔ ان کا ارتقاء تین لاکھ سال قبل شروع ہوا اور یہ یورپ میں آج سے تقریباً تیس ہزار سال قبل تک موجود تھے۔ انہیں Neandertal کہا جاتا ہے۔ پھر اچانک یہ معدوم ہو گئے۔ ان میں بہتر اوزار بنانے کی خاص صلاحیت تھی اور جرمنی سے ان کی استعمال شدہ آٹھ فٹ لمبی لکڑی کی برچھی ملی ہے۔ مشرق وسطی سے بھی ان کے آثار ملے ہیں۔ جہاں چار نعشوں کے آثار کے گرد پھولوں کے زردانے ملے ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مردوں سے قلبی تعلق رکھتے تھے۔ بعض ایسے آثار ملے ہیں جن سے یہ اندازہ بھی ہوتا ہے کہ یہ زخمیوں کی دیکھ بھال بھی کرتے تھے۔ چنانچہ ان میں آپس میں محبت کے رشتے کے واضح اشارے ملتے ہیں۔

اس ضمنی نوع (Sub Species) کے آخری آثار جنوبی سپین کے ایک غار سے آج سے تقریباً انتیس ہزار سال قبل تک ملے ہیں۔

H.Erectus کب ناپید ہوا۔ اس کا جواب فی الحال کسی کے پاس نہیں۔ پہلے جو آثار ملے تھے ان کے مطالعہ کے بعد اندازہ کیا گیا کہ یہ نسل

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر32216 میں امتہ الحفیظ زوجہ چوہدری ناصر احمد خان قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دولم کاہلوں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-3-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/3 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 5 تولہ 8 ماشہ مالیتی۔/32300 روپے۔ جن میں۔/2000 روپے حق مہر شامل ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/3 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحفیظ دولم کاہلوں ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 چوہدری محمد اسلم ساکن دولم کاہلوں ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر2 چوہدری رحمت اللہ ساکن دولم کاہلوں ضلع سیالکوٹ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32217 میں اعجاز احمد ولد چوہدری محمد شریف صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوبند گڑھ گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اعجاز احمد گوبند گڑھ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 قیس نورانی وصیت نمبر30216 گواہ شد نمبر2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر26021۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32218 میں ڈاکٹر محمد اکرام ولد محمد اسحاق صاحب قوم راجپوت پیشہ ڈاکٹری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 99-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ موٹر سائیکل ہنڈا CD-70 مالیتی۔/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/5620 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ...... سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ڈاکٹر محمد اکرام گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 طاہر احمد وصیت نمبر26268 گواہ شد نمبر2 جاوید اقبال انجم امیر پارک گوجرانوالہ وصیت نمبر26021۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32219 میں نصرت جہاں بنت فیض احمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ٹیچنگ عمر30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ زیورات طلائی وزنی ساڑھے چار تولہ مالیتی۔/18000 روپے۔ 2۔ واشنگ مشین مالیتی۔/1300 روپے۔3۔ سلائی مشین مالیتی۔/1000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت جہاں امیر پارک گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 قیس نورانی وصیت نمبر30216 گواہ شد نمبر2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر26021۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32220 میں فرحت مبشر زوجہ مبشر احمد قوم ڈھلوں پیشہ خانہ داری عمر27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ حق مہر۔/10000 روپے۔2۔ اور زیورات طلائی ساڑھے تین تولہ مالیتی۔/15400 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فرحت مبشر گلی نمبر2۔ امیر پارک ڈی سی روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 قیس نورانی وصیت نمبر30216 گواہ شد نمبر2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر 26021۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32221 میں مبارکہ ساجد زوجہ ڈاکٹر ناصر احمد ساجد قوم ہاشمی پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-6-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ زیور طلائی وزنی ساڑھے چھ تولے مالیتی۔/32500 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/10000 روپے۔ 3۔ اڑھائی تولہ طلائی لاکٹ سیٹ مالیتی۔/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مبارکہ ساجد امیر پارک گوجرانوالہ گواہ شد نمبر1 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر26021 گواہ شد نمبر2 عبدالرحمٰن ناصر وصیت نمبر 26161۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32222 میں صبیحہ کرامت عزیز زوجہ عبدالعزیز قمر قوم راجپوت بھٹی پیشہ ٹیچر عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ زیورات طلائی وزنی 53-42 گرام مالیتی۔/12845 روپے۔ 2۔ مکان واقع محلہ امیر پارک کا 1/2 حصہ مالیتی۔/150000 روپے۔3۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع محلہ طاہر آباد ربوہ مالیتی۔/25000

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 5

ایک تا تین لاکھ سال قبل ناپید ہو چکی تھی۔ مگر اب انڈونیشیا میں ایسے آثار دریافت ہوئے ہیں جو ان کی پچاس ہزار سال قبل کرۂ ارض پر موجودگی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اگر یہ بات درست ہے تو H.Erectus اور Homo Sapiens انڈونیشیا میں پچاس ہزار سال قبل بیک وقت موجود تھے۔

موجودہ انسان Homo Sapiens کے آثار کے مطالعہ کے بعد خیال ہے کہ یہ ایک تا دو لاکھ سال قبل افریقہ میں ارتقاء پذیر ہوا۔ اور ساٹھ ہزار سال قبل تک انڈونیشیا اور آسٹریلیا میں جا پہنچا۔ مگر بعض ماہرین کے مطابق موجودہ نسل کے آسٹریلیا سے ایک لاکھ سال قبل کے آثار بھی ملے ہیں۔

آسٹریلیا تک پہنچ جانے کا ایک بہت اہم مطلب یہ ہے کہ 60/70 ہزار سال قبل کا انسان سمندری سفر کرنے کے قابل تھا۔ اور یہ اتنا آسان نہیں کیونکہ کشتی کی تیاری اور سمجھ بوجھ دماغی ذہانت کا ایک اہم قدم ہے۔

ارتقاء کے سفر کی اس تلاش میں ایک بہت اہم بات جس کے اشارے موجودہ تحقیقات سے مل رہے ہیں کہ تمام بنی نوع انسان دراصل ایک ہی خاتون کی اولاد ہیں۔ انسانی جسم کے خلیات میں ایک حصے کو Mitochondrial DNA mtDNA کہتے ہیں یہ mt DNA تمام انسانوں میں ایک جیسا ہے اور سائنس دان کہتے ہیں کہ یہ اصولاً اسی وقت ایک طرح کا ہو سکتا ہے جب یہ ایک ہی منبع سے حاصل ہوا ہو۔ چنانچہ اب یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ موجودہ انسانیت ایک ہی ماں سے پھیلی ہے اور ہمارے اجداد H.Sapiens پانچ لاکھ سال قبل ابتدائی شکل وصورت میں کرۂ ارض پر نمودار ہوئے۔ آج سے ایک لاکھ چھیاسی ہزار سال قبل دنیا برف سے ڈھک گئی جسے Glacial Age کہا جاتا ہے۔ اور اس کا اختتام چھیاسٹھ ہزار سال بعد اب سے کوئی تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار سال قبل ہوا تو موجودہ نسل کرۂ ارض پر پھیلنی شروع ہوئی۔ 40 تا 60 ہزار سال قبل کے آثار سے علم ہوتا ہے کہ باقاعدہ ترقی یافتہ سوچ موجود تھی اور شکار اور مچھلی پکڑنے کے آثار بتاتے ہیں کہ انسان اپنی عقل کا استعمال ماحول کے مطابق شروع کر چکا تھا۔

سائنسدان اس میدان میں تقریباً ہر سال نئی نئی دریافتیں کر رہے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ یہ راستہ جلد ہی انہیں اپنے ابا جان کی گود میں بٹھا آئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

کلاس معلمین وقف جدید

○ معلمین وقف جدید کی کلاس جنوری 2000ء میں شروع ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ العزیز جو خدام میٹرک پاس ہوں۔ خدمت دین کا جذبہ اور شوق بھی رکھتے ہوں۔ وہ اپنی زندگی دین کی خاطر وقف کریں اور اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف پر مشتمل صدر صاحب مقامی کی تصدیق سے ناظم ارشاد وقف جدید کو 20۔ نومبر 1999ء تک ارسال فرمادیں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ عمر۔ تعلیم۔ مع سند کی فوٹو کاپی۔ دینی مطالعہ۔ دینی خدمت۔ تاریخ بیعت۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

امتحان وظائف

○ ہر دو وظائف وظیفہ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ' وظیفہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا امتحان 26۔ ستمبر بروز اتوار صبح 9 بجے تا 12 بجے دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان میں ہو گا۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ۔ پاکستان

ضرورت مختار عام

○ دفتر نظارت جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ایک مختار عام کی آسامی کے لئے ایک دیانتدار اور محنتی کی ضرورت ہے جس نے کورس پٹوار مال پاس کیا ہوا ہو۔ اور کم از کم دس سالہ عملی کام کا تجربہ ہو تعلیمی معیار میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

خواہش مند احباب مندرجہ بالا کوائف سندات اور سرٹیفکیٹ کی نقول کے ہمراہ اپنے حلقہ کے صدر / یا امیر کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 99-7-20 تک دفتر جائیداد میں بھجوا دیں۔

(ناظم جائیداد)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ محترمہ شمیم اختر نواز بھٹی صاحبہ بنت محمد نواز بھٹی صاحب آف مڑھ بلوچاں ڈیرہ سارنگ خان ضلع شیخوپورہ کا نکاح مورخہ 99-7-11 کو عزیز مکرم شاہ نواز صاحب بھٹی ابن مکرم نذیر احمد صاحب بھٹی (آف ڈیر) سکھیکی ضلع حافظ آباد کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم ظہیر احمد صاحب باجوہ مربی سلسلہ سکھیکی نے پڑھایا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے اور جماعت کے لئے برکت کا باعث بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اسیران راہ مولا کیلئے خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ جملہ اسیران راہ مولا کی مشکلات کے ازالہ اور ان کی جلد باعزت بریت کیلئے خصوصی دعا کریں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے عزیز و اقارب کو بھی اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

ٹیچر ٹریننگ کلاس

○ یکم اگست بروز اتوار 1999ء سے بیس روزہ قرآنی ٹیچر ٹریننگ کلاس ربوہ میں نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی کے زیر انتظام شروع ہو رہی ہے۔ اس کلاس میں ہر ضلع سے کم از کم ایسے دو نمائندے شامل ہونے ضروری ہیں جو قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں۔ اور استاد بن کر دوسروں کو قرآن کریم پڑھانے کا شوق اور صلاحیت رکھتے ہوں اس بیس روزہ کلاس میں قران کریم صحت تلفظ۔ لفظی ترجمہ اور آسان گرائمر کے ساتھ سکھایا جائے گا۔ امید ہے۔ امراء اضلاع اور صدر صاحبان اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کلاس سے استفادہ کے لئے اپنے ضلع سے مناسب افراد کا انتخاب کر کے بروقت مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں گے۔

(نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 6

روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامتہ صبیحہ کرامت عزیز امیر پارک گوجرانوالہ
گواہ شد نمبر1 قیس نورانی وصیت نمبر 30216
گواہ شد نمبر 2 جاوید اقبال انجم وصیت نمبر 26021۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

تہران میں پانچویں روز طلبہ مظاہرے

ایرانی پولیس نے جسے ہیلی کاپٹروں کی مدد بھی حاصل تھی تہران میں مظاہرہ کرنے والے قریباً ایک ہزار طلبہ کو آنسو گیس اور فائرنگ کر کے منتشر کر دیا۔ کسی کے زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔ طلبہ تہران یونیورسٹی میں حالیہ پولیس ایکشن کے خلاف احتجاج کر رہے تھے جس میں تین طلبہ ہلاک ہو گئے۔ طلبہ کے احتجاج کا یہ پانچواں روز تھا۔

بنگلہ دیش میں سیلاب کی سنگین صورت حال

بنگلہ دیش میں سیلاب کی صورت حال سنگین ہو جانے سے فوج بلالی گئی۔ مون سون شروع ہونے کے بعد 20 لاکھ افراد بے گھر ہو گئے۔ ریڈ کراس کا کہنا ہے کہ ان علاقوں میں امداد کی فوری ضرورت ہے۔

افریقی اتحاد تنظیم کا 35واں سربراہ اجلاس

افریقی اتحاد تنظیم کے سربراہان کا 35واں اجلاس گزشتہ روز الجزائر کے دارالحکومت الجزیرہ میں شروع ہو گیا۔ افریقہ کے 40 لیڈر براعظم کو لاحق بہت سے مسائل کے حل کے بارے میں گفتگو کریں گے ان مسائل کے نتیجے میں افریقہ کے تقریباً دو کروڑ افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ فلسطینی لیڈر یاسر عرفات اور جنوبی افریقہ کے سابق صدر نیلسن منڈیلا بھی اجلاس میں شریک ہیں۔

سرب اور البانوی اکٹھے بٹھادیئے

اقوام متحدہ کے افسروں نے کسووو کے دارالحکومت پرسٹینا میں انتظامیہ کے عہدوں پر کام کرنے کے لئے سربوں اور البانوی مسلمانوں کو اکٹھے بٹھایا۔ ماحول میں کشیدگی موجود تھی۔ اس کے باوجود مشترکہ گروپ کو انتظامی امور سونپ دیئے گئے۔ برطرف شدہ البانوی اور سربوں کو بحال کر دیا گیا۔

یورپ کی شرح پیدائش

یورپ میں شرح پیدائش سالانہ ایک فیصد سے بھی کم ہو جائے گی۔ 2050ء میں یورپ کی آبادی 498 ملین سے کم ہو کر 486 ملین رہ جائے گی۔ دنیا میں ایک ارب دس کروڑ افراد غربت کی سطح سے نیچے کی زندگی گزار رہے ہیں۔

بھارتی دعوے ردعمل پر اکسا سکتے ہیں

تہران ریڈیو نے کہا ہے کہ بھارتی دعوے مجاہدین کو منفی ردعمل پر اکسا سکتے ہیں۔ ایسا ہوا تو بحران کے خاتمے کے عمل کو نقصان پہنچ جائے گا۔ دونوں ملکوں میں کوئی برتر نہیں۔

ملاسووچ کے خلاف مظاہرے

سربیا کے دارالحکومت بلغراد کے قریبی شہر وال جے وو میں صدر سلوبوڈان ملاسووچ کے خلاف مظاہرے کرنے والوں کے ساتھ جھڑپ میں تین پولیس افسر زخمی ہو گئے۔

صدر صدام کو غیر ملکی دورے کی دعوت

عراق کے صدر صدام حسین کو نو سال بعد پہلی بار باہر جانے کی دعوت موصول ہوئی ہے۔ یہ دعوت ان کو وینزویلا میں تیل پیدا کرنے والے ممالک کی کانفرنس نے دی ہے۔ یہ دعوت نامہ وینزویلا کے صدر کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔

وادی پنج شیر پر حملے کی تیاریاں

طالبان نے وادی پنج شیر میں حملے کے لئے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ طالبان اس بار فیصلہ کن حملہ کرنا چاہتے ہیں۔

سیلاب سے تباہی

بھارت' چین' یورپ اور امریکہ میں سیلاب نے تباہی مچا دی۔ متعدد افراد ڈوب گئے۔ بھارت کی مشرقی ریاست بہار اور تری پوری میں سیلاب کے باعث 48۔ افراد ہلاک ہو گئے جبکہ دو لاکھ کے قریب متاثر

بقیہ صفحہ 1

(iii) اسی طرح پھلدار پودوں کا انتخاب بھی آپ اپنے گھر میں یا باہر جگہ کے حساب سے پودے کے پھیلاؤ کو مد نظر رکھتے ہوئے کریں۔

3۔ سایہ دار پودوں میں سے نیم کا درخت کثیر الفوائد ہے اس لئے اگر آپ پسند کریں تو نیم کے درخت کو کثرت کے ساتھ لگائیں۔ یہ فضا میں تازگی لانے کے لئے دوسرے تمام درختوں سے بڑھ کر ہے۔

4۔ پھلدار پودوں اور سایہ دار پودوں کو کھاد کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ کھادوں کی تین بنیادی اقسام ہیں۔ سبز کھاد' گوبر کھاد اور کیمیاوی کھاد۔ پودے کی نشوونما کے لئے مختلف مراحل میں مختلف مقدار میں ان کھادوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں اگر آپ کو کوئی مسئلہ یا راہنمائی کی ضرورت ہو تو گلشن احمد نرسری میں ہر وقت تجربہ کار مالی موجود ہیں جو کہ مفید مشورے دیتے ہیں۔

اسی طرح گلشن احمد نرسری میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ ہر قسم کے پودے دستیاب ہیں۔ جو کہ گلشن احمد نرسری نہایت ارزاں نرخوں پر فراہم کر رہی ہے۔ حسب ضرورت وہاں سے پودے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر آپ کو گھریلو باغبانی کے آلات کی ضرورت ہو تو وہ بھی نرسری فراہم کر رہی ہے۔ احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

(صفائی و تزئین کمیٹی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 14 جولائی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
15- جولائی- غروب آفتاب- 7-18
16- جولائی- طلوع فجر- 3-33
16- جولائی- طلوع آفتاب 5-12

کمزوری نہیں دکھائی: نواز شریف

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم نے کمزوری نہیں دکھائی۔ گیند بھارت کے کورٹ میں ہے۔ اب صرف کشمیر پر بات ہوگی۔ پاکستان نے ذمہ داری پوری کر دی۔ عالمی برادری اپنا وعدہ نبھائے۔ کشیدگی کم ہونے پر میڈیا اور سفارتی مہم چلائیں گے۔ پارلیمانی پارٹی اور اپنے حلیفوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر ہم جنگ کی طرف جاتے تو دنیا کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا۔ عملی اقدامات کے ذریعے جنگ کو روک لیا ہے۔ کارگل سے انخلا کمزوری کی وجہ سے نہیں کیا۔ امریکہ سے وہ بات کہلوائی ہے جو 50 برس میں نہیں کہلوا سکے۔ صدر کلنٹن نے اعلان واشنگٹن کا ایک ایک لفظ میرے ساتھ بیٹھ کر لکھا۔ انہوں نے کہا کہ کارگل کا راستہ خوفناک جنگ کی طرف جاتا تھا۔ اسی لئے تباہی و بربادی سے بچنے کا راستہ اپنایا۔

مذاکرات کے لئے بھارتی شرائط

بھارت نے مذاکرات کے لئے شرائط عائد کر دیں۔ ان شرائط میں یہ باتیں شامل ہیں۔ کارگل سے مجاہدین کا مکمل انخلاء کیا جائے، کنٹرول لائن کے تقدس کی بحالی کی جائے اور یقین دلایا جائے کہ آئندہ خلاف ورزی نہیں ہوگی۔ نواز شریف کی طرف سے کشمیر پر فوری امن مذاکرات کے جواب میں بھارت نے کہا ہے جب تک تمام مجاہدین واپس نہیں چلے جاتے اور اس کی تصدیق نہیں ہو جاتی کہ "دھرتی" خالی ہو گئی ہے اس وقت تک مذاکرات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بھارتی وزیر اطلاعات و نشریات پر مود مہاجن نے کہا کہ مجاہدین کے انخلاء اور کنٹرول لائن کی بحالی میں وقت لگے گا۔ پاکستان مجاہدین کی حمایت بند کرے۔

قابل تعریف تقریر

امریکہ نے کہا ہے کہ نواز شریف کی تقریر قابل تعریف ہے۔ امریکہ ثالث کا کردار ادا نہیں کرے گا۔ ترجمان نے کہا کہ صورت حال پر گہری نظر ہے۔ محاذ آرائی کے خاتمے کا عمل جاری ہے دونوں ملکوں سے رابطہ ہے۔ پاکستان اور بھارت مذاکرات کے ذریعے مسائل حل کریں۔

عوام میں مایوسی ہے

قومی اسمبلی کے رکن اعجاز الحق نے کہا ہے کہ کشمیر کے محاذ سے پسپائی پر عوام میں مایوسی ہے۔ نواز شریف کی جگہ بے نظیر معاہدہ کر کے آتیں تو انہیں بحران کا سامنا کرنا پڑتا۔ پاکستان کارگل سے پیچھے نہ ہٹتا تو بھارت کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ ہم بین الاقوامی میڈیا کے محاذ پر ناکام ہو گئے۔ سفارتی محاذ پر بھی وہ حاصل نہ کر سکے جو کرنا چاہئے تھا۔

مجاہدین نے بی ایس ایف کا کیمپ اڑا دیا

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے بی ایس ایف کا کیمپ اڑا دیا۔ جس سے ڈی آئی جی سمیت 4۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ فوجی وردیوں میں ملبوس "البدر" کے 20۔ افراد صبح سویرے کیمپ میں داخل ہوئے اور ڈی آئی جی سمیت کچھ لوگوں کو اکٹھا کر کے گولیوں سے اڑا دیا۔ اس کے بعد وہ دو افسروں کے خاندانوں کو یرغمال بنا کر لے گئے۔ حساس علاقے میں مجاہدین کی یہ پہلی دلیرانہ کارروائی ہے۔

نواز شریف نے بچا لیا

مسلم لیگ اور حلیف جماعتوں کی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ نواز شریف نے جنوبی ایشیا کو ایٹمی جنگ کی ہولناک تباہی سے بچا لیا۔ قرارداد میں مسلح افواج کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

قومی اسمبلی کو بند کمرے میں بریفنگ

دورۂ امریکہ کے بارے میں وزیر اعظم قومی اسمبلی کے ارکان کو بند کمرے میں بریفنگ دیں گے۔ پیپلز پارٹی کے سید خورشید شاہ نے کہا کہ نواز شریف اس قابل نہیں رہے کہ قوم کو چہرہ دکھا سکیں پھر بھی ہم اس اجلاس میں شرکت کریں گے۔

جہاد کونسل کا اعتراف

کشمیری مجاہدین کے 15 جماعتی اتحاد نے مجاہدین کی واپسی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے مجاہدین کارگل میں اپنی پوزیشنیں تبدیل کر رہے ہیں۔ اتحاد کی طرف سے جاری ہونے والے ایک بیان میں کہا گیا ہے نئی حکمت عملی کے تحت مجاہدین اپنی پوزیشنیں تبدیل کر رہے ہیں اب ہر علاقہ کارگل بنے گا۔ آزاد کشمیر کی لڑائی پورے مقبوضہ کشمیر میں ہوگی۔

عظیم فتح شکست میں بدل گئی

نواز شریف کی تقریر پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے پیپلز پارٹی نے کہا کہ جنگ سے بچنے کے اور بھی طریقے تھے۔ عظیم فتح شکست میں بدل دی گئی۔ حکومت کی غلط بیانیوں سے محب وطن حلقوں میں خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔ مجاہدین کو تنہا چھوڑ دیا گیا ہے۔

جنرل اروڑہ کا اعتراف

1971ء کی جنگ میں مشرقی پاکستان کے محاذ پر بھارتی فوج کے کمانڈر جنرل جگجیت سنگھ اروڑہ نے کہا ہے کہ کارگل کی لڑائی 1971ء سے زیادہ سخت تھی۔

لشکر طیبہ کا اعلان

لشکر طیبہ کے زیر اہتمام آب پارہ چوک اسلام آباد میں جہاد کانفرنس کے جلسے میں وزیر اعظم نواز شریف کی تقریر کو بزدلی قرار دیا گیا۔ کانفرنس نے کارگل سے واپسی کی بجائے سری نگر کی طرف پیش قدمی کا اعلان کیا۔ لشکر طیبہ کے سربراہ حافظ سعید نے کہا کہ پاک بھارت جنگ بندی کو ہم نہیں مانتے۔

جماعت اسلامی کے مظاہروں کا اعلان

جماعت اسلامی نے اعلان واشنگٹن کے خلاف 16 سے 25۔ جولائی تک ملک گیر مظاہرے کرنے کا اعلان کیا ہے۔

14 سفارت کاروں کی واپسی

وزارت خارجہ نے دنیا بھر کی مختلف ممالک میں کارگل دراس معاملے پر خارجہ پالیسی کی ناکامی کے حوالے سے اپنے 14 سفارت کار واپس بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ واپس بلائے جانے والوں میں برطانیہ، سعودی عرب، فرانس، اور مغربی جرمنی میں تعینات سفارت کار بھی شامل ہیں۔

بھارت نے 1700 فوجی ہلاک

پاک فوج کے ہاتھوں 1700 بھارتی فوجی مارے گئے۔ 330 لاشیں ٹائیگر ہلز کے قریب بکھری پڑی ہیں۔ پاک فوج کے ترجمان نے بتایا کہ دشمن کو کسی سیکٹر میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔

مشکل پیش نہیں آئے گی

بی بی سی کا کہنا ہے کہ حکومت کارگل سے واپسی کا فیصلہ کر کے نروس ہو رہی ہے۔ مگر نواز شریف کو مشکلات پیش نہیں آئے گی۔ اس بار دباؤ اتنا زیادہ تھا کہ فوجیں مجبوراً واپس بلانا پڑیں۔

قوم کا وقار خاک میں

بلوچستان کے لیڈر اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ نواز شریف نے قوم کا وقار خاک میں ملا دیا ہے۔

بے نظیر بھٹو کی تجویز

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کے لئے اوپن بارڈر کی پالیسی اختیار کی جائے۔ اردن اور اسرائیل کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ پاکستان اور بھارت تنازعہ حل نہ کر سکے تو عالمی برادری اس مسئلے میں کود پڑے گی۔ مجاہدین کو واپس ہی بلانا تھا تو امریکہ جا کر ڈکٹیشن لینے کی کیا ضرورت تھی پاکستان میں رہ کر یہ فیصلہ کر لیا جاتا۔

مجاہدین کی حمایت حاصل ہے

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر سفارتی کوششوں میں ہمیں مجاہدین کی حمایت حاصل ہے۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
فون دوکان 212837- رہائش 212175- اقصیٰ روڈ ربوہ

8 فٹ سالڈ ڈش پر نئے سیٹلائٹ کی احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج- فریزر- واشنگ مشین
ٹی وی- گیزر- ائر کنڈیشنر-
وی سی آر بھی دستیاب ہیں-
رابطہ- انعام اللہ
9- لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
☎ 7231680 7231681 7223204 7353105

معیاری ہومیوپیتھک ادویات
☆ ولمار شوابے جرمن کی سیل بند ادویات کی وسیع رینج اور ☆ مسعود ہومیو فارمیسی لاہور کی معیاری پوٹنسیاں، مدر ٹنکچرز، بایوکیمک ادویات، ٹکیاں اور گلوبیولز رعایتی نرخوں پر دستیاب ہیں
☆ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس نیز ہومیو کتب کی خریداری کا مرکز
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان
☎ 771 213156

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 15-16-17 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر مطب حمید
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا- ☎ 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا